

عاریت کے شرعی احکام

پروفیسر محفوظ احمد سانگلہ ہل

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لغوی مفہوم | عربی لغت میں عاریت کا مادہ ع - و - ر ہے جوہری
 (م ۹۰ ہ) کے نزدیک عاریہ کی یاد کو مشدوبی پڑھا جاتا ہے اور مخف بھی ہے
 لغت میں عاریہ ان معانی میں استعمال ہوتا ہے -

۱ - وہ چیز جو لوگوں کے درمیان آتی جاتی ہو۔ اسی لیے ابن منظور (م ۷۱۱ ہ) نے اس کا معنی لکھا ہے "ما تد الوہ بینہم" یعنی عاریت اس چیز کو کہا جاتا ہے جو لوگوں کے درمیان آتی جاتی ہو۔

۲ - وہ شے جو جلدی جائے اور جلدی سے آجائے۔ عربی میں کہا جاتا ہے "اعارہ الشئ واعارہ منہ وعارہ" اس نے فلاں چیز عارضی طور پر اس کو دی اور اس نے عارضی طور پر لی۔

ابن الاثیر (م ۶۰۶ ہ) کے نزدیک عاریۃ "عار" (معنی عیب) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے

۱۔ جوہری، الصحاح العربیہ، المطبعة المصریہ، مصر، ۱۳۸۳ھ۔ بذیل "ادۃ عور" محمد بن فیروز

آبادی، القاموس المحیط، موسسة ارسالة، بیروت، ۱۹۸۷ء، ص ۵۷۳

۲۔ ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت، ۱۳۰۰ھ، ج ۴، ص ۶۱۸

۳۔ زبیدی، تاج العروس، مطبعة الخیر، مصر، ۱۳۵۶ھ، ج ۳، ص ۳۰

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عاریت چیز گننا بھی باعث عیب ہوتا ہے۔
ابن منظور کے نزدیک عاریہ "عار" سے بنا ہے اور اس کا فعل اَعْتَوَرَ یا تَعَوَرَ یا تَعَاوَرَ ہے
اسی لیے کیا جاتا ہے۔

"اَعْتَوَرَ الشَّيْءَ یا تَعَوَرَ الشَّيْءَ یا تَعَاوَرَ الشَّيْءَ" یعنی اس چیز کو باہم ایک دوسرے
کے ہاتھ پھرتے رہو یعنی عاریتاً دیتے رہو۔

استعارہ بھی عاریہ سے بنا ہے۔ لسان العرب میں ہے۔

"استعاره من له طلب منه ان يصير له"

یعنی کسی سے کسی چیز کا عاریتاً طلب کرنا استعارہ کہلاتا ہے۔

۲۔ عاریہ کا تیسرا معنی یہ ہے کہ اس شے مقصود کا نام جو لینے والے کے پیش نظر ہو

اس معنی کے مطابق یہ لفظ "عواہ یعروہ عرواً" سے نکلا ہے جس کا معنی قصد کرنے

کے ہیں۔ چونکہ عاریتاً لی ہوئی چیز بھی لینے والے کا مقصد ہوتی ہے اس لیے اس مفہوم کے لیے

بھی عاریہ کا لفظ استعمال ہے۔

اصطلاحی مفہوم | علامہ سرخسی (م ۸۴۲ھ) نے استعارہ یا عاریت کی اصطلاحی تعریف یہ تحریر کی ہے
"تمليك المنفعة بغير عوض" کسی کی خواہش پر بلا عوض اپنی

چیز کے نفع کا کسی دوسرے کو مالک بنا دینا استعارہ کہلاتا ہے مرغینانی (م ۵۹۳ھ) نے ہدایہ

میں اس مفہوم کو ان الفاظ میں رقم کیا ہے۔

۱۔ ابن الاثیر، النہایہ فی غریب الحدیث والاثیر، موسسة مطبوعاتی اسماعیلیان، لیرن، ۱۳۹۴ھ، ج ۳، ص ۲۳

۲۔ عور سے عار اس طرح بنا کہ قانن صرف کے مطابق دائر متحرک، قبل مفتوح الف سے تبدیل ہوتا ہے

۳۔ بطرس بستانی، محیط المحيط، تاریخ و مقام شاعت، نامعلوم، ج ۲، ص ۱۴۹۶

۴۔ ابن منظور، لسان العرب، ج ۴، ص ۶۱۸

۵۔ عبد الرحمن الجزیری کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، مکتبہ تجاریہ مصر، د. ن، ج ۲، ص ۲۹۹

۶۔ شمس الدین السرخسی، المبسوط، مطبعة السعاده، مصر، د. ن، ج ۱۱، ص ۱۳۳

”تمليك المنافع بغير عوض“ بہر حال فقہی اصطلاح میں کسی شخص کا کوئی چیز دوسرے شخص سے بغیر معاوضے کے طلب کرنا استعارہ کہلاتا ہے۔

صاحب شرح الوقایہ نے شریعت کی تسلیکات اس طرح بیان کی ہیں۔

اول : کسی کو کسی چیز کا معاوضہ لے کر مالک بنانا بیع کہلاتا ہے۔

دوم : بلا عوض کسی چیز کا کسی کو مالک بنانا ہبہ کہلاتا ہے۔

سوم : معاوضہ لے کر کسی شخص کو کسی چیز کے نفع کا مالک بنانا اجارہ کہلاتا ہے۔

چہارم : بغیر معاوضہ کے کسی چیز کے نفع کا کسی شخص کو مالک بنانا عاریۃ کہلاتا ہے۔

عاریت کی شرعی حیثیت | عاریت کے جواز کے لیے قرآن پاک اور احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد دلائل ملتے ہیں۔

سورہ الماعون میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون۔ الذین

هم یراؤن ویمنعون الماعون

ترجمہ : پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت

برتتے ہیں۔ جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو عاریت)

دینے سے گریز کرتے ہیں۔

علامہ قرطبی (م ۶۷۱ھ) نے ماعون کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن

عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”ماعون“ سے مراد عاریت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ایک بار حضرت ابوطلمہ رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا جسے

۱۔ برہان الدین مرغینانی، الہدایہ، محمد علی کارخانہ کتب کراچی، ۱۳۱۱ھ، ج ۳، ص ۲۷۷

۲۔ عبید اللہ بن مسعود، شرح الوقایہ، ایچ۔ ایم سعید، کراچی (ت۔ ن)، ج ۳، ص ۲۷۳-۲۷۴

۳۔ الماعون : ۴-۷

۴۔ ابو عبد اللہ القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، دارالکتب، قاہرہ، ۱۹۶۷ء، ج ۲۰، ص ۲۱۴

مندوب کہا جاتا تھا) عاریتاً لیا اور اس پر آپ سوار ہوئے اچے غزوہ حنین میں بھی حضرت صفوان بن امیہؓ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زرہ عاریتاً طلب کی تو حضرت صفوان نے پوچھا۔

”أغضب یا محمد فقال لا بل عاریتہ“

یا رسول اللہ کیا آپ بطور غصب لینا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عاریتاً، یعنی واپس لٹا دوں گا۔ اسی طرح صحیح ابن حبان میں حضرت ابوامامہؓ کی ایک روایت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریتہ کے متعلق فرمایا ”العاریۃ مؤداة“ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس لٹانی باقی ہے۔

ان دلائل سے واضح ہو جاتا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں استعارہ جائز ہے۔ بلکہ علامہ جزیری نے اس کی مزید تقسیم یہ کی ہے۔

وقد يعرض لها الوجوب.... وقد يعرض لها الحرمة

یعنی کبھی عاریت کا دینا واجب ہو جاتا ہے جیسے ایک شخص کو سخت گرمی اور پتے میدان میں سائبان کی ضرورت ہو جس پر اس کی زندگی کا انحصار بیماری سے بچنا موقوف ہے اب اگر کسی کے پاس کسی طرح کا کوئی سائبان ہے تو اس کو یہ سائبان عاریتہ طلب کرنے پر دینا واجب ہے اسی طرح اگر کسی کے پاس کوئی خادم ہے اور مستعیر اس سے حرام یا ناجائز کام کرانے کے لیے عاریتہ طلب کرتا ہے تو اس صورت میں معیر کا خادم عاریتاً دینا حرام ہے۔

عاریت سے بنی نوع انسان ایک دوسرے کی جائز حاجت روائی کرتے ہیں اور ابھی جس سلوک کے تعلقات بڑھتے ہیں اور الفت و محبت پختہ ہوتی ہے۔ اسی لیے صاحب ہدایہ نے

۱۔ امام احمد، المسند، دار صادر، بیروت، (ت. ن. ج ۳، ص ۱۸۰، ۲۷۴)

۲۔ ابو داؤد، سنن ابی داؤد (کتاب البیوع، باب تضمین العاریۃ) ولی محمد ناشران کتب کراچی،

۱۳۶۹، ج ۲، ص ۵۰۱

۳۔ علاؤ الدین علی، صحیح ابن حبان، (کتاب العاریۃ، حدیث نمبر ۵۰۶) موسسۃ الرسالۃ، مصر، ج ۸، ص ۲۷۷

۴۔ الجزیری، کتاب الفقہ، ج ۳، ص ۲۷۱

کتاب العاریۃ کا آغاز ہی ان الفاظ سے کیا ہے۔ ”العاریۃ جائز لاندہ نوع احسان“^۱
یعنی عاریت جائز ہے اس لیے کہ یہ اس احسان کی ایک قسم ہے۔ اسی احسان کو قرآن پاک نے
تعاون کا نام دیا ہے جس کا ذکر سورۃ المائدہ میں اس طرح کیا گیا۔

”تعاونوا علی البرّ والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان“^۲
نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں میں تم ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ و سرکشی کی باتوں میں
ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔

ارکان عاریت | استعارہ کے چار ارکان ہیں :

- ۱۔ معیر : کوئی شے عاریتاً دینے والا۔
- ۲۔ مستعیر : عاریتاً کوئی شے طلب کرنے والا یا لینے والا۔
- ۳۔ معار : وہ چیز جو عاریتاً دی جائے۔
- ۴۔ صیغہ : الفاظ عاریت۔

عاریت کے معاملے میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں ان میں ایجاب و قبول کا مفہوم ہونا ضروری
ہے۔ کیونکہ عاریت میں تملیک ہوتی ہے اور وہ ایجاب و قبول کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ البتہ اس
میں زبان کا ہونا ضروری نہیں صرف مطلوبہ شے کا لین دین ہی کافی ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے۔

”افاد بالتملیک لزوم الایجاب والقبول ولو فعلاً“^۳ یعنی عاریت میں
ایجاب و قبول کا ہونا ضروری ہے اگرچہ یہ ایجاب و قبول قولی ہو یا فعلی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

واما دکنھا فهو الایجاب من المعیر و القبول من المستعیر^۴

یعنی معیر کا ایجاب اور مستعیر کا قبول رکن عاریت ہے۔

عاریت کے لیے جن الفاظ کا استعمال درست ہے ان کے متعلق ابن قدامہ (م ۵۲۰ھ) نے لکھا،

^۱ عربیۃ فی : ۳ : ۲۷۶
^۲ مائدہ : ۲

^۳ علامہ الدین حنفی، درمختار، ناشر قاضی ابراہیم (ت۔ ن) ص ۵۸

^۴ فتاویٰ عالمگیری، نورانی کتب خانہ، پیش در (ت۔ ن) ج ۴، ص ۳۶۳

تتعدد بكل فعل اولفظ يدل عليها مثل قوله اعرتك هذا او يدفع اليه شيئا ويقول ابحتك الانتفاع به او خذ هذا فانتفع او يقول اعرتني هذا واعطينه اركبه او احمل عليه ويسلمه اليه

عاريت ہر اس فعل یا لفظ سے منعقد ہو جاتی ہے جس میں تمکک کا مفہوم پایا جاتا ہو جیسے کوئی یہ کہے کہ میں نے یہ چیز تجھے عاریتاً دی۔ یا کسی کے سپرد کوئی چیز کر دی جائے یا یہ کہا جائے کہ میں نے اس چیز سے فائدہ اٹھانا تیرے لیے مباح کر دیا۔ یا اس شے کو لے لو اور اس سے نفع اٹھاؤ۔ یا یہ کہا جائے کہ مجھے یہ چیز عاریتاً دو۔ وہ (سواری) مجھے دو میں اس پر سوار ہوں یا میں اس پر سامان رکھوں اور وہ اُسے اس کے سپرد کر دے۔

ان تمام الفاظ سے عاریت منعقد ہو جاتی ہے البتہ ان کے استعمال میں فقہاء نے ایک شرط عائد کی ہے کہ ان الفاظ سے مراد ہبہ کا مفہوم نہیں ہونا چاہیے۔
شرائط عاریت | شریعت اسلامیہ میں عاریت کے لیے یہ شرائط مقرر کی گئی ہیں۔
معیر سے متعلق شرائط | معیر میں یہ شرائط موجود ہو جانی چاہیے۔

اول۔ عاقل ہونا۔ معیر کو عاقل ہونا چاہیے کیونکہ مجنون یا پاگل عدم اہلیت کی بنا پر اگر کسی کو کوئی چیز عاریتاً دے تو عاریت درست نہ ہوگی۔

دوسر۔ باشعور ہونا معیر کے لیے دوسری شرط اس کا باشعور ہونا ہے گویا نا سمجھ بچے کا کسی کو کوئی چیز عاریتاً دینا صحیح نہیں ہوگا۔ تاہم معیر کا بالغ ہونا شرط نہیں کیونکہ نابالغ بھی جس شے کے متعلق تصرف کا مختار ہو تو اس چیز کے متعلق اس کا اعارہ درست ہوگا۔

مستعیر کے متعلق شرائط | فقہاء عظام کے نزدیک مستعیر کو ان شرائط کا حامل ہونا چاہیے۔

۱۔ محمد عبداللہ بن قدامہ، المغنی مطبعة الامام، مصر (ت۔ ن)، ج ۵، ص ۱۸۶ - ۱۸۷

۲۔ مرغینانی، ہدایہ، ج ۳، ص ۲۷۷

اول - مستعیر شخص معین ہو۔ بلا تعین عاریت درست نہ ہوگی جیسے کوئی شخص دو آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہے کہ یہ موٹر کار میں تم میں سے ایک کو عاریتاً دیتا ہوں۔ اس طرح اعادہ درست نہ ہوگا۔

دوہر - مستعیر معار کے استعمال کو جاننے والا ہو۔ لہذا کسی شخص کا اپنی موٹر سائیکل کسی بچے یا دیوانے کو دینا درست نہ ہوگا۔

سومر - اہمیت کا ہونا۔ یعنی مستعیر معار لینے کی اہمیت رکھتا ہو اسی لیے کسی کافر کو مسلمان کا قرآن پاک عاریتاً دینا درست نہ ہوگا کیونکہ وہ اُس کے قبول کرنے کا اہل نہیں ہے بلکہ

عاریت میں جو چیز دی جا رہی ہو اس میں ان شرائط

معار کے متعلق شرائط

کا موجود ہونا ضروری ہے۔

اول - تلف کئے بغیر فائدہ اٹھانا : یعنی وہ چیز عاریتاً دی جاسکتی ہے جس کو تلف یا ضائع کئے بغیر اس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اس طرح اگر کسی چیز سے استفادہ ممکن نہ ہو تو اس کا عاریتاً دینا بھی درست نہ ہوگا۔

اول الذکر کی مثال جسے موم بتی یا اشیاء خوردنی۔

موخر الذکر کی مثال جیسے بیمار جانور جس سے مطلوبہ کام نہ لیا جاسکتا ہو۔

دوہر - مستعیر کا قبضہ۔ دوسری شرط معار کے لیے یہ ہے کہ مستعیر معار کو اپنے قبضہ میں لے لے اس لیے کہ قبضہ کے بغیر اعادہ درست نہ ہوگا۔

سومر - مباح ہونا۔ عاریت میں جو چیز دی جا رہی ہو اس کا مباح ہونا لازمی ہے۔

کیونکہ ایسی چیز کا عاریتاً دینا حرام ہے جس کی منفعت حرام ہو۔ جیسے مسروقہ چیز۔

نیز ناجائز مقصد کے لیے ناجائز چیز عاریتاً دینا بھی ناجائز ہے جیسے اپنی بندق کسی کو قتل کے

لیے عاریتاً دینا البتہ ایسی چیز کا عاریتاً دینا جائز ہے جس کا استعمال جائز ہو اور فروخت ناجائز جیسے

لے علامہ الدین حنفی، درمختار - ص ۵۸

لے ابن قدامہ، المغنی، ج ۵، ص ۱۸۷

نکاحی کتا، یا قربانی کی کھال۔ اس کا استعمال تو جائز ہے لیکن فروخت ناجائز ہے لیہ
الفاظ عاریت کے متعلق شرط | عاریت کے الفاظ کے متعلق شرط یہ ہے کہ
 وہ الفاظ ایسے ہوں جن سے یہ ظاہر ہو کہ فلاں

شے سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ وہ الفاظ خواہ معیر کے ہوں یا مستعیر کے جیسے
 مستعیر کہے کہ مجھے فلاں چیز عاریتاً دے دیجئے یا معیر کہے کہ میں فلاں چیز عاریتاً دے رہا ہوں۔
 دوسری طرف سے جوابی الفاظ کی ادائیگی ضروری نہیں صرف اس پر عمل ہی کافی ہے لیہ

اقسام عاریت | فقہ اسلامی میں عاریت کی یہ اقسام ہیں۔

اول، مطلقة فی الوقت والانتفاع: عاریت کی اس قسم میں معار سے فائدہ اٹھانے
 اور پابندی وقت کا تعین نہیں ہوتا جیسے معیر کہے کہ میں نے یہ مکان یا جانور اسلم کو عاریتاً دیا اور یہ
 نہ بتایا کہ وہ مکان سے کتنے عرصہ کے لیے فائدہ اٹھائے یا جانور سے کیا کام لیا جائے۔ تو یہ عاریت
 بھی درست ہوگی اس لیے کہ ہدایہ میں ہے۔ "لا یشترط فیہ ضرب المدة" یعنی عاریت میں
 مدت کا بیان کرنا شرط نہیں ہے عاریت کی اس قسم میں مستعیر معار سے بلا شرط یا پابندی کے فائدہ
 اٹھا سکتا ہے۔

دوم: مقیدۃ فی الوقت والانتفاع: اس عاریت سے مراد یہ ہے کہ معار
 سے مستفید ہونے کی مدت اور فائدہ کی مقدار بتادی جائے۔ جیسے معیر کہے کہ میں نے اپنا مکان
 اشرف کو ایک ماہ کے لیے عاریتاً دیا اس دوران وہ اپنا سامان اس میں رکھ سکتا ہے اس صورت
 میں اشرف کے لیے ایک ماہ سے زائد اس مکان سے فائدہ ناجائز ہوگا۔ اور نہ ہی اس مکان میں اپنا
 سامان رکھنے کے علاوہ کوئی دوسرا فائدہ اٹھا سکے گا۔ البتہ جس مقصد کے لیے اُسے اجازت دی گئی
 ہے اس سے بہتر طریقہ سے اُسے کام میں لانے کی اجازت ہے جیسے مکان میں لوہا اور پتھر

۱۔ المجبیری، کتاب الفقہ، ج ۳، ص ۲۴۳ - ۲۴۵

۲۔ المجبیری، کتاب الفقہ، ج ۳، ص ۲۴۳

۳۔ مرغینانی، ہدایہ، ج ۳، ص ۲۶۶، ۲۶۸

رکھنے کی اجازت تھی تو اس نے کپڑا رکھ لیا۔ تو یہ جائز ہوگا۔

سومر - مقبدة في حق الوقت مطلقة في حق الانتفاع :

عاریت کی اس قسم سے مراد یہ ہے کہ اس میں مال عاریت سے فائدہ اٹھانے کے لیے مدت مقرر کر دی گئی ہو لیکن فائدہ اٹھانے میں مستعیر آزاد ہو جیسے معیر کا یہ کہنا کہ میں آپ کو یہ جانور دس دن کے لیے عاریتاً دیتا ہوں لیکن یہ نہ بتایا گیا ہو کہ اس جانور سے کیا کام لیا جائے۔ اس صورت میں معیر کے قول سے تجاوز کرنا جائز نہ ہوگا۔

چھارم : مقبدة في حق الانتفاع ومطلقة في حق الوقت

یعنی مال عاریت سے مستفید ہونا مقید کر دیا گیا ہو البتہ وقت کی کوئی پابندی نہ ہو، جیسے معیر کہے کہ میں یہ موٹر سائیکل آپ کو عاریتاً دیتا ہوں لیکن آپ اس پر صرف فلاں مقام پر جاسکتے ہیں اس صورت میں مستعیر مقررہ مقام پر جتنی بار چاہے جاسکتا ہے البتہ کسی اور مقام پر اس موٹر سائیکل پر جانا ناجائز ہوگا۔ مومن الذکر تینوں صورتوں میں معیر کے قول سے تجاوز کرنا کسی صورت میں جائز نہ ہوگا۔

خاریتی اشیاء | عاریت میں کس قسم کی اشیاء دی جاسکتی ہیں اس کے متعلق علامہ ابن رشد (م ۵۹۵ھ) نے لکھا ہے۔

تجوز اعادة كل عين ينتفع بها منفعة مباحة مع بقائها على
الدوام كاللدور والعقار والعبيد، والجواری والدواب
والثياب والحل والملبى والكلب للصيد^۱

عاریت میں ہر وہ چیز دی جاسکتی ہے جس کو زائل کیے بغیر جائز فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہو جیسے عام کھلی جگہ، زمین، غلام، کشتی یا باندی، چوپائے، کپڑے زیورات، لباس اور شکاری کتا وغیرہ۔

۱۔ مرغینانی، ہدایہ، ج ۳، ص ۲۶۸ - ۲۶۹

۲۔ مرغینانی، ہدایہ، ج ۳، ص ۲۶۹

۳۔ ابن رشد، بدایۃ المجتہد، مکتبہ المصطفیٰ اطبی، مصر، ۱۹۹۰ء، ج ۲، ص ۳۱۳ - ابن قدامہ، المغنی

ان اشیاء کی شریعت میں کوئی تخصیص تو نہیں بہر حال ہر وہ چیز عاریتاً دی جاسکتی ہے جس سے نفع اٹھانا جائز ہو اور نفع اٹھانے سے اس کی شکل زائل نہ ہو۔

معیر کے فرائض و اختیارات | کتب فقہ میں معیر کے یہ فرائض و اختیارات بیان کئے گئے ہیں۔

عاریت معینہ میں مدت مقررہ سے پہلے معیر معار کو واپس لینے کا اختیار رکھتا ہے بشرطیکہ اس کی واپسی میں مستعیر کو کوئی ضرر یا نقصان نہ پہنچے جیسے ایک شخص کو زمین بغرض زراعت مستعار دی گئی تو اب معیر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس زمین سے پیداوار حاصل ہونے سے پہلے اُسے واپس لے۔ کیونکہ اس وقت زمین کی واپسی سے مستعیر کو مالی نقصان پہنچے گا۔ البتہ اگر معیر مطلوبہ نقصان کو پورا کر دے تو پھر معیر اپنی عاریت کی چیز واپس لینے کا مجاز ہے۔

اگر معیر نے دو سال کے لیے کسی کو زمین عاریتاً دی اس عرصہ میں مستعیر نے اس زمین میں درخت لگا دیے۔ ایک سال کے بعد معیر نے اس زمین کی واپسی کا مطالبہ کر دیا اب ان درختوں کو اکھاڑنے سے معیر نقصان کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا۔ ان درختوں کی قیمت کا اندازہ اس طرح لگایا جائے گا کہ اگر ایک سال کے پودے کی قیمت ۱۰۰ روپے فرض کریں تو ایک سال کے بعد اس کی متوقع قیمت ۱۵۰ ہو تو معیر ۵۰ روپے مستعیر کو ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ البتہ اگر مقررہ مدت کے بعد معیر نے اپنی زمین کی واپسی کا مطالبہ کیا تو مالک اپنی زمین واپس لے سکتا ہے اور درخت اکھاڑنا مستعیر کا فرض ہوگا۔ اسی لیے صاحب ہدایہ نے لکھا ہے۔

وللمعیر ان يرجع فی العاریۃ متى شاء۔

یعنی معیر اس بات کا مختار ہوتا ہے کہ وہ جب چاہے اپنی عاریت سے رجوع کرے

اگرچہ عاریت مقید ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا تھا "العاریۃ مؤدۃ" عاریتہ میں لی گئی چیز واپس لٹائی جاتی ہے۔

لے ابوعلیٰ، جامع ترمذی، (ابواب البیوع، باب جاران العاریۃ مؤدۃ) مکتبہ رحیمیہ۔ دیوبند،

۱۹۵۲ء، ج ۱، ص ۱۷۲۔

اگر معیر نے کسی کو ایک خاص مقام تک جانے کے لیے موٹر سائیکل عاریتاً دی۔ تو دینے والے کو یہ اختیار نہیں کہ اس کا ایسی جگہ سے مطالبہ کرے جہاں سے مستعیر کو ایہ کی سواری کے واپس نہ آسکتا ہو۔ اس کی واپسی تک موٹر سائیکل مستعیر کے پاس رہے گی۔

معیر کو ایک اور اختیار شریعت یہ دیتی ہے کہ اگر معار مستعیر کے ہاتھوں ضائع ہو جائے یا ہلاک ہو جائے تو معیر مشروط طور پر تاوان وصول کر سکتا ہے۔ (اسکی تفصیل آگے آرہی ہے)۔

حدود عاریت | معیر نے مستعیر کو کوئی چیز جس قسم عاریت کے مطابق دی ہو اس حد سے تجاوز کرنا ناجائز ہو گا لیکن

مستعیر مستعار لی ہوئی چیز نہ اجبت پر آگے کسی کو دے سکتا ہے اور نہ ہی کسی کے پاس رہن رکھ سکتا ہے البتہ ودیعت کے طور پر کسی کے ہاں رکھی جاسکتی ہے۔

ضمان یا تاوان عاریت | ضمان یا تاوان عاریت سے مراد یہ ہے کہ اگر معار مستعیر کے پاس ہلاک یا ضائع ہو جائے تو کیا مستعیر معیر کو اس کا بدلہ ادا کرے

گا یا اس بارے میں فقہاء کی مختلف آرا ہیں فتح القدیر میں ہے۔

والعادیۃ امانۃ ان هلكت من غیر تعد لم یضمن یعنی عاریۃ امانت ہی کے حکم میں ہے اگر مستعیر کے پاس حدود عاریت سے تجاوز کیے بغیر ہلاک ہو جائے تو ضمان یا تاوان نہ ہوگا۔ جیسے ایک شخص نے جانور دوسرے کو عاریتاً دیا اور مستعیر نے اس جانور پر کوئی ناروا سختی بھی نہیں کی اور نہ ہی اس کی حفاظت میں کوئی کوتاہی کی نہ ہی اس پر ظلم کیا اور وہ جانور مر گیا تو یہ نقصان معیر کا ہوا مستعیر کو کچھ دینا نہ پڑے گا اور اگر مستعیر نے جانور پر ناروا سختی کی یا اس کی حفاظت میں کوتاہی کی یا اس پر ظلم کیا جس سے وہ جانور مر گیا تو مستعیر معیر کو تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا یہ قول حضرت عبد اللہ بن مسعود کا ہے کہ

لے مرغینانی، ہدایہ، ج ۳، ص ۲۷۸، علاؤ الدین، درمختار، ص ۵۹

لے کسی چیز کو حفاظت کے لیے کسی دوسرے کے سپرد کرنا فقہ اسلامی میں ودیعت کہلاتا ہے۔

لے ابن ہمام، فتح القدیر، مکتبہ نور یہ رضویہ، بکھرات۔ ن، ج ۷، ص ۴۶۸ مرغینانی، ہدایہ، ج ۳

ص ۲۷۷۔

لے جلال الدین خوارزمی، کفایۃ "بذل فتح القدیر"، ج ۷، ص ۴۶۸

اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کا جانور کھڑا کر کسی اور کو عاریتہ دے دیا وہ اس کے پاس ہلاک ہو گیا تو اس صورت مستعیر تاوان کا ذمہ دار ہو گا کیونکہ جانور کے اصل مالک نے اسے وہ جانور عاریتہ نہیں دیا تھا لہذا مستعیر کو پہلے یہ تحقیق کر لینا مناسب ہو گا کہ آیا معارضہ جبر کی ملکیت ہے یا نہیں۔ عاریتہ کی چیز کو مستعیر نہ کر لے کر یہ پردے سکتا ہے نہ گروہی رکھ سکتا ہے لیکن اگر اس نے ایسا کیا اور وہ جانور مرتحن یا کرایہ دار کے پاس ہلاک ہو گیا تو بھی مستعیر تھا تاوان کا ذمہ دار ہو گا۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ ایک شخص نے عاریتہ کی ہوئی چیز کسی اور کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر عاریتہ دے دی جب کہ اس چیز کو مختلف اشخاص کے استعمال سے نقصان کا خطرہ ہو۔ تو بھی مستعیر ثانی کے استعمال سے معارضہ کے ضائع ہونے پر مستعیر اول کو تاوان ادا کرنا پڑے گا البتہ اگر معیر نے اس بات کی اجازت دی ہو تو پھر تاوان ادا کرنا نہیں پڑے گا جیسے مستعیر نے معیر سے عاریتہ میں چیز لیتے وقت کہا ہو کہ یہ جانور مجھے عاریتہ دے دیجئے۔ کہ میں خود اس پر سوار ہوں یا جیسے چاہوں عاریتہ دے دوں اس صورت میں مستعیر ثانی کے پاس بھی تلفت ہونے سے مستعیر کو تاوان ادا کرنا نہیں پڑے گا۔

اس صورت میں بھی مستعیر کو تاوان ادا کرنا نہیں پڑے گا کہ اگر معیر نے شے کے استعمال لیے کوئی خاص کام مقرر کر دیا۔ مستعیر نے اُسے مقررہ کام کے علاوہ کسی اور کام میں استعمال کیا اور وہ شے ضائع ہو گئی تو دیکھنا یہ ہو گا کہ کیا مستعیر نے اس شرط کی مخالفت اگر بذمہ کی ہے تو تاوان ادا کرنا پڑے گا ورنہ نہیں جیسے

معیر نے کوئی جانور اس لیے دیا تھا کہ اس پر نمک کی بوری لادی جائے لیکن مستعیر نے اس پر روٹی کی بوری لادی اور وہ مر گیا تو مستعیر تاوان کا ذمہ دار نہ ہو گا البتہ اگر اس نے لوہے کی بوری لادی اور اس سے وہ جانور مر گیا تو تاوان کا ذمہ دار ہو گا۔

اسی طرح اگر مقررہ وقت کے لیے کوئی چیز عاریتہ دی اور مستعیر نے مقررہ وقت کے گزرنے کے بعد معارضہ کو واپس نہ کیا یا مقررہ وقت گزرنے کے بعد دوران واپسی وہ چیز تلف ہو گئی تو بھی اس کا تاوان ادا کرنا پڑے گا۔

امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کے ہاں ہر صورت میں ضمان ادا کرنا پڑے گا خواہ مستعیر سے

کوئی غفلت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

کتاب الام میں ہے :

”فمن استعار شيئاً فلف في يده بفعله او بغير فعله
فهو ضامن له“

یعنی جب کسی نے کوئی چیز مستعار لی اور وہ چیز اس کے ہاتھ میں کسی بھی طرح ضائع ہوگئی
تو ضمان ادا کرنا ہوگا۔

معجم الفقہ الحنبلی میں ہے :

يجب الضمان العارية ان تلف سواء تعدى فيها المستعير
اولم يتعد

مستعیر پر معار کے ضائع ہونے پر ضمان واجب ہوگا اگرچہ وہ معیر کی مدد سے
تجاوز ہو یا نہ ہو۔

مالکیہ کے ہاں عاریتی اشیاء دو طرح کی ہوتی ہیں

اول۔ سر بستہ : ان سے مراد وہ اشیاء ہیں جنہیں چھپا کر رکھا جاتا ہے جیسے کپڑا

زیور وغیرہ۔

دوم۔ کھلی اشیاء : جنہیں چھپا کر نہیں رکھا جاتا جیسے جانور سیکل وغیرہ۔

سر بستہ اشیاء کے تلف ہونے پر اس صورت میں تاوان کا ذمہ دار ہوگا اگر مستعیر نے
اس کی حفاظت میں کوئی کمی باقی رکھی ہو۔

ہاں اگر یہ شہادت مل جائے کہ مستعیر نے چیز کی حفاظت میں کوئی کمی رکھی تھی تو چیز کے
تلف ہونے پر ضمان کی ادائیگی اس پر ضرور ہوگی۔

جب کہ کھلی اشیاء کے ضائع ہونے میں اگر مستعیر نے معیر کی شرائط کے مطابق چیز

۱۔ امام شافعی، کتاب الام، مطبعة الاميرية، بولاق مصر، ۱۳۳۱ھ، ج ۲، ص ۲۱۸

۲۔ معجم الفقہ الحنبلی بحوالہ ابن قدامہ، المغنی، ج ۵، ص ۲۰۴۔ وزارة الاوقاف، کویت، ۱۹۷۳ء

استعمال کی سہ اور وضائع ہوگی تو ضمان نہیں ہوگا البتہ حد و دوسے تجاوز کرنے پر ضمان واجب ہوگا۔
ادائیگی ضمان | تاوان کی ادائیگی تلف شدہ چیز کی قیمت کی صورت میں ہوگی اس جیسی شے کی صورت میں نہیں اگرچہ وہ اس کی مثل دستیاب ہوگا البتہ اسی حیثیت کی مثلی شے دستیاب ہو تو مثلی چیز بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

اگر وہ چیز اسی طرح استعمال کی گئی تھی جس کی اُسے اجازت تھی اور بوجہ استعمال اس کی قیمت تلف ہونے سے پہلے ہی کم ہوگئی ہو تو مستعیر اس کی کوپور کرنے کا ذمہ دار نہ ہوگا کیونکہ، معیر نے اس سے منفعت حاصل کرنے پر اجازت دے رکھی تھی۔ مستعیر اس کا حق وار تھا۔

معیر تلف شدہ چیز کی وہی قیمت وصول کرے گا جو اس کے تلف ہونے والے دن تھی بشرطیکہ یہ شہادت مل جائے کہ گواہوں نے اس چیز کو اس دن دیکھا تھا۔ اگر گواہوں کا یہ بیان ہو کہ انہوں نے دس روز پہلے اس چیز کو دیکھا تھا تو اس تاریخ کو اس چیز کی جو قیمت ہوگی وہ وصول کی جائے گی۔ اگر کسی نے اس نے اس چیز کو نہیں دیکھا اور نہ مستعیر کو یہ علم ہے کہ چیز کس دن ضائع ہوئی تو اس صورت میں معیر اس دن کی قیمت وصول کرے گا جو عاریتاً دینے والے دن تھی۔

مشروط عاریت | اگر مستعیر نے یہ شرط عائد کی کہ اگر معار اس کے پاس ہلاک یا ضائع ہو جائے تو یہ ضمان ادا نہیں کرے گا تو یہ شرط بالاتفاق ائمہ اربعہ فاسد ہے اس شرط کے باوجود عاریت کی چیز ہلاک ہونے پر اس سے پہلے بیان کردہ شرائط کے مطابق مستعیر کو تاوان ادا کرنا پڑے گا۔

۱۔ ابن رشد، بدایۃ المجتہد - ج ۲، ص ۳۱۳ - الجزیری، کتاب الفقہ، ج ۳، ص ۲۷۳

۲۔ الجزیری، کتاب الفقہ ترجمہ منظور احسن عباسی، محکمہ اوقاف لاہور، ۱۹۷۹ء ج ۳، ص ۳۷۶

۳۔ ایضاً ص ۳۷۵

۴۔ امام شافعی، کتاب الام، ج ۳، ص ۲۱۸

ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ج ۲، ص ۳۱۴

ابن قدامہ، المغنی، ج ۵، ص ۲۰۴، الجزیری، کتاب الفقہ (اردو)، ج ۳، ص ۲۹۶

رجوع عن العاریت | عاریت دینے والا جب چاہے اپنی چیز واپس لے سکتا ہے اس لیے ہدایہ میں ہے۔

للمعیر ان يرجع فی العاریۃ متى شاء لیه
یعنی معیر جب چاہے عاریت سے رجوع کر سکتا ہے۔ اگرچہ مدت مقررہ سے قبل اس نے عاریت لی ہوئی چیز کی واپسی کا مطالبہ کر دیا ہو۔ اگرچہ معیر کو ایسا کرنا ممنوع ہے اور وعدہ خلافی ہے۔ اگر مقررہ مدت سے پہلے رعایت سے رجوع کیا تو بعد کی مدت میں متعیر کے پاس وہ چیز بطور اجارہ رہے گی۔ جیسے ایک شخص نے دوسرے کو ایک سال کے لیے اپنا مکان عاریتاً دیا چھ ماہ کے بعد معیر نے مکان کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ اب متعیر کو چار ماہ نیا مکان تلاش کرنے میں صرف ہو گئے تو ان چار ماہ کا کرایہ متعیر کو ادا کرنا ہوگا۔

مستعیر یا معیر کسی ایک کی مدت سے بھی عاریت منسوخ ہو جاتی ہے لہ
عدم ادائیگی معار | اگر مستعیر معار کو واپس کرنے سے انکار کر دے یا معار کے تلف یا ضائع ہونے کی صورت میں ادائیگی ضمان سے منکر ہو جائے تو یہ غصب کی شکل اختیار کر جائے گا کیونکہ غصب کی تعریف صاحب ہدایہ نے یہ کی ہے۔

”اخذ مال متقوم محترم بغیر اذن المالك علی وجه
یذیل یدہ“

یعنی شریعت میں کسی کا قیمتی اور محترم مال مالک کی اجازت کے بغیر اس طرح لینا کہ اس کا قبضہ زائل ہو جائے غصب کہلاتا ہے۔

چونکہ غصب میں ضمان کے واجب ہونے کا سبب اس لیے قرار دیا گیا کہ اس میں ظلم و زیادتی

۱۔ مرغینانی، ہدایہ، ج ۳، ص ۲۷۷

۲۔ علاؤ الدین - در المختار ص ۷۶۲

۳۔ ابوبکر کاسانی، البدائع والصلائح (ترجمہ خان محمد چاولہ) مرکز تحقیق دیال سنگھ لاہور

لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۳۶۱ -

کی صفت پائی جاتی ہے اور مالک کی اجازت کے بغیر قبضہ جمانا ظلم و زیادتی ہے۔ اسی طرح معار کے تلف یا ضائع ہونے پر ضمان ادا کیلئے سے انکار یا معار کی واپسی نہ کرنا بھی ظلم و زیادتی ہے اس لیے اس حیثیت میں یہ معاملہ غضب قرار پائے گا۔

قاضی یا جج اس صورت میں قانون غضب کے مطابق فیصلہ کرے گا اور معار کی قیمت قانونی طور پر متعین کر کے مستعیر کو ادائیگی کا حکم جاری کرے گا۔ بصورت دیگر اپنے صوابدیدی اختیار کے تحت یا معار کی قیمت کے مطابق کوئی بھی تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

احتیاطی تدابیر | انسان اس دنیا میں فطری طور پر مدنی الطبع ہے اور ہر شخص کو کسی بھی وقت کسی دوسرے انسان کی ضرورت پڑ سکتی ہے عصر حاضر

میں بھی انسانی معاشرے میں اشیاء بطور عاریتہ دی اور لی جاتی ہیں۔ لیکن بعض حالات و مسائل ایسے پیدا ہو چکے ہیں جن کی بنا پر آج کے دور میں استعارہ کے وقت ان دو تدابیر کو اختیار کرنا ناگزیر ہے۔

۱۔ عاریت کا تحریر کرنا | اہم اشیاء ادا لاؤ کسی کو عاریتہ دینی ہی نہیں چاہئیں البتہ اگر کسی وقت ایسی ضرورت پڑ جائے تو حالات کے مطابق اس کو باقاعدہ تحریری شکل میں لانا مفید ثابت ہو سکتا ہے اور معیر رے نتائج سے بچ سکتا ہے۔

جیسے اگر کوئی شخص کسی سے موٹر سیکل یا موٹر کار عاریتہ لے کر کوئی واردات کرے اور معیر اس واردات سے بے خبر ہو تو اس صورت میں مروجہ قانون کے مطابق معیر بھی شریک جرم تصور ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی نے بندوق شکار کے لیے کسی کو عاریتہ دی بتعیر نے اس بندوق سے کسی آدمی کو زخمی کر دیا تو معیر شریک جرم تصور ہوگا۔

۲۔ معار کی تحقیق | مستعیر کو بھی یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ مستعار لینے والی چیز کی تحقیق کرے کہ کیا وہ چوری کی تو نہیں۔ اس لیے کہ اگر مسروقہ چیز اس کے ہاتھوں برآمد ہو جائے تو وہ بھی شریک جرم ثابت ہوگا۔